بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

اس وقت ہمارے معاشرے کی تقریباً وہی حالت ہے، جو ظہور اسلام کے وقت لوگوں کی تھی، اور جس کا نقشہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے دربار میں مہاجر مسلمانوں کے وفد کے قائد حضرت جعفر ابن ابی طالب نے اپنی تقریر میں کھینچا تھا۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ ہم دن بدن پستی کی طرف گرتے چلے جا رہے ہیں۔ نئی پرانی ایسی کوئی برائی نہیں ہے جو مسلم معاشرہ میں وبا کی صورت پھیل کر ہمارا مذاق نہ اڑاتی ہو۔ یہ اس قوم کا حال ہوگیا ہے جس کا کام برائی سے بچنا ہی نہیں برائی سے روکنا تھا۔ الناھون عن المنکر (توبہ - ۱۱۳) جن کی صفت بیان کی جاتی تھی۔ معاشرے میں کبائر اور سنگین جرائم کا ارتکاب جس طرح عام ہو رہا ہے اسے دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے خیر الامم کے لقب سے سرفراز کی جانے والی قوم اپنا ماضی بھلا بیٹھی ہو۔ یہ صورت حال بڑی ہی الم انگیز ہے۔

معاشرتی برائیوں کی مثال ایسی ہے کہ ان کے وبال سے معاشرے کے وہ افراد بھی نہیں بچتے جو بظاہر ان میں شریک نہ ہوں۔ ایک کشتی میں سوار کچھ لوگ ڈوبنے سے محض اس لئے نہیں بچ سکتے کہ وہ سوراخ کرنے میں شریک نہیں تھے۔ ایک گھر کے کچھ مکیں اگر گھر کو آگ لگادیں تو اس گھر کے دوسرے مکیں جلنے سے اس لئے تو نہیں بچ جائیں گے کہ انہوں نے آگ

نہیں لگائی ۔ مکافات عمل کا یہی قانون فطرت ہے جسکی طرف قرآن حکیم کی اس آیت میں توجہ دلائی گئی ہے۔

واتقوا فتنة لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصة (انفال - ۲۵)

اس عذاب سے بچو جو صرف انہی لوگوں پر نہیں آتا جو تم میں سے ظلم کے مرتکب ہوئے ہوں۔

اس وقت بگاڑ اسقدر پھیل گیا ہے کہ زندگی کا کوئی گوشہ اس کے اثر سے محفوظ نہیں رہا۔ اصلاح حال کے لئے ہمیں اپنے کام کی ابتداء وہاں سے کرنی ہوگی جہاں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے اس وقت کے بگڑے ہوئے معاشرے کی اصلاح کے لئے کام کی ابتداء کی تھی۔ ہمیں اپنے عقائد کو نہیں بنیادوں پر استوار کرنا ہوگا۔ اسلام کی مقرر کردہ عبادات کو ان کی روح کے ساتھ عام کرنے کا اہتمام کرنا ہوگا۔ معاملات کو صحیح اسلامی خطوط پر درست کرنا ہوگا۔ معیشت کا ایسا نظام قائم کرنا ہوگا جو اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ ہو۔ اسلام کے تعزیری قوانین کو ان کے صحیح پس منظر میں نافذ کرنا ہوگا ۔ سیاست کو صحیح اسلامی تصور سے آشنا کرکے اس کو حسن انتظام اور خدمت خلق کی روایت سے ہمکنارکرنا ہوگا۔ مروجہ علوم و فنون کے بگڑے ہوئے مزاج کو درست کرنے کی سبیل کرنی ہوگی۔ نئے علوم و فنون کی تحویل قبلہ کرنی ہوگی۔ مادیت کی طرف سے ان کا رخ موڑ کر روحانیت کی طرف کرنا ہوگا۔ فساد کے ان سوتوں کو بند کرنا ہوگا جہاں سے برائی نکل کر پھیلتی ہے۔ اصلاح کا کام اس وقت تک موثر اور نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوگا جب تک کہ ہر محاذ پر بیک وقت برائی کے خلاف جہاد نہیں کیا جائے گا۔